منشور محمدی

منشور محمدی | سرنامہ ہونا ماہ بماہی | انجیل وزبور پر ہوویم | صدہا بفجر و مسای

فرمان سولان سلف سلسلہ مرفوع | توقیع خطائیت منشور محمدی | توریت وہم انجیل بر افتاد تجیل | چون گشت طرز روایت منشور محمدی

نمبر ۳۵ | مورخہ ۱۵ ذیحجہ سنہ ۱۲۹۲ ہجری نبوی، روز جمعہ | جلد ۶

اشتہار قیمت اخبار منشور محمدی

سالانہ قیمت مع محصول ڈاک جملہ مقیمت کل خریداروں سے پیشگی لیجائیگی مابعد کی کچھ شرط نہین جن صاحبونکو نمبر کی نسبت کچھ خلدہ کتابت کرنی منظور ہو یا زر قیمت یا عطیہ ارسال کرنا ہو بنام **محمد شریف** مہتمم و مالک مطبع و اخبار منشور محمدی واقع معسکر بھلور کے نام روانہ فرماوین۔ مگر شرط یہہ ہی کہ اپنا نام مبارک و نام شہر و محلہ و مقام وغیرہ بخط واضح لکھا کرین والا نہ اسکی تعمیل ہرگز وقوع مین نہ آویگی۔ زر قیمت یا عطیہ ارسال کرنا ہو بذریعہ نوٹ یا منی آرڈر یا ٹکٹ نصف آنہ بصیغہ رجسٹری روانہ فرماوین درصورت ترسیل ٹکٹ فی روپیہ نصف آنہ کی تکٹ افزود مرحمت فرماوین

غزل

یہ طیبہ سے نہ پوچھو کہ بھلا کیا دیکھا — جسے دیکھا اوسے وہان مجو تماشا دیکھا
اوسکے جیسے نہ یہان کعبہ و طیبہ دیکھا — اوسنے بتلاؤ تو دنیا مین بھلا کیا دیکھا
منکر و ماہ بانگشت مبارک ہو شق — ایسا اعجاز کیسنے تماشا یا دیکھا
دم و صف دین پاک چمن مین ہمنے — باغبان مہنہ ز بے غنچہ کا ذایا دیکھا
تشنہ لب ای جو حدیث دین شیرین کا — آب حیوان کا اوسے کسنے پیاسا دیکھا
حبذا اصل علی حسن جمال نبوی — حسن ایسا تو نہ دنیا مین کیسکا دیکھا
بس ہمین دیکھہ لیا نقشہ جنت اوسنے — جسنے طیبہ باخلاص دلی جا دیکھا

نام نامی ہی نبی کیا انکا مرغوب جہان — جسپہ ہر سمت مین صل علی لکھا دیکھا
دیکھکر طیبہ پاک انکا مسکو ہووے — ورنہ یہانکو نہ اہمنی حسین تھا دیکھا
شرق سی غرب تلک لاکھون مسلمان مین آج — منکر دین محمد کا نتیجہ دیکھا
رشک سے رہتا ہی جو سینہ مہتا بین داغ — اسنے بھی انکا ہی نقش کف پا دیکھا
کشتگان تیغ فرقت کے لئے ای مسلم — آپکے ذکر مین اعجاز مسیحا دیکھا

دین عیسائی کہان اور مسیحائی کہان

مخفی نہ رہے کہ اخبار نامدار منشور محمدی مطبوعہ ۱۵ شوال سنہ ۹۲ مین ایک مضمون مسمی دین عیسائی کی سچائی (بر عکس نہند نام زنگی کافور) منجانب

ومکالمہ مرتبہ دوسرا پولس تا (طرابزون) یہان سے
ساحہ سرنوس ہی طرابزون بندرگاہ بحر اسود۔ آبادی حال
مین پچیس ہزار آدمیون سے کم خوبی اسکی شہر پناہ نہایت مستحکم
یہہ بندرگاہ شروع مین ترکون کے قبضہ مین آیا اسکے ذریعہ
سے یورپ اور ہندوستان اور فارس کی تجارت نے اچھا
فروغ پایا۔ پیشتر اسپر یونانی قابض تھے (طلگیریا) طول
۳۵ میل عرض قریب ..... میل۔ رقبہ ۳۲ ہزار میل مربع
آبادی ۲۳ ہزار آدمی جنوب مین کوہ بلقان ہی شمال مین دریائے
ڈینوب آب وہوا معتدل عطر گلاب مشہور ہی اور دور دور تک
جاتا ہی باشندے بدرجہ غایت خلیق اور مہمان نواز ہین۔
علم کی ترقی مفقود لیکن اہل بلغاریستان افعال مین اپنے
آپ بلی نظیر ہین چوری زناہجلسازی ومکاری سے بالکل
ناواقف ہین عورتین حسین ہوتے ہین اسکے سلسٹریا۔ رسچک
اور شوملہ مشہور شہر (رسچک) شوملہ کے شمال ومغربی
کونے مین ۶۲ میل کے فاصلے پر واقع ہی آبادی قریب ۲۲
ہزار آدمیون کی ہی تین طرف شہر پناہ ہی ایک سمت دریا ہی
۱۸۱۲ء مین روسیون نے قلعہ اور ایک حصہ شہر کو خاک سیاہ
کر دیا تھا اور ۱۸۲۹ء مین پھر چھین لیا تھا (شوملہ) قسطنطنیہ
سے دیڑھ سو کوس اور رسچق سے ۶۲ میل یہہ وہ مقام ہی
کہ جسپر روسیون کا محاصرہ دراز سے دانت تھا ۱۸۱۲ء اور ۱۸۲۹ء
اور ۱۸۵۴ء مین روسیون نے اسپر بڑی سرگرمی سے حملے کئے
مگر ہر بار دانت کھٹے ہو گئے طول ۲ میل عرض ۲ میل۔
پلوینا) اسکو زبان بلغاریہ مین پلون کہتے ہین یہہ کچہ مشہور

شہر نہین مگر ابکی لڑائی سے تمام جہان مین مشہور ہو گیا ہی اسکے
گرد دو دریا بہتے ہین ایک گریویزا جو مشرق سے مغرب تک
ہی دوسرا تیت جنکا جو جنوب ومشرق جانب شہر کے ہی یہہ دونون
دریا شہر کے پاس آکر ملگئے ہین جنگ سے پہلے اس شہر مین تیرہ
ہزار آدمی سرکیشیا۔ یہودی۔ حبشی مسلمان رہتے تھے مگر اب
بہت سے لوگ نکوپولس اور سسٹوا اور لوفچہ سے بغرض
محافظت کے یہان آگئے ہین چونکہ یہہ مقام نشیب مین ہی
اور میوہ دار اشجار کثرت سے ہین اسلئے اسٹیشن نہایت خوشنما
معلوم ہوتا ہی عثمان پاشا کے مورچے اس شہر کے گرد تین طرف
بلندی پر ہین یعنے شمالی اور مشرقی اور جنوبی جانب فقط مشرقی
جانب جسطرف دریاے وہ ہی وہ کشادہ ہی اور وہان
کی زمین بھی ہموار ہی اس دریا کے اوپر سے چند پہاڑیان
مشرقی طرف گئی ہین اور شمالی طرف نہر کے موضع گریویزا
ہی منجملہ ان پہاڑیون کے بڑے اونچے پہاڑ اوایانت
اور گریویزا کے ہین اور جنوبی طرف اس شہر کے پہاڑ کا سلسلہ
ہی اور ایسے پہاڑ اور خندقین ہین کہ ممکن نہین کہ وہان کوئی جا سکے
(سرویا) اس منحوس اور باغی صوبے کے نام سے ہمارے
ناظرین خوب واقف ہین طول .. آلوس عرض قریب ..
کوس۔ رقبہ ۱۲۶۰۰ میل مربع آبادی ۱۲ لاکھ کے قریب
چاول کے سوا اور بھی کئی ایک قسم کا غلہ پیدا ہوتا ہی سوداون
کی وہ کثرت ہی کہ ہر ایک سال دو کروڑ لاکھ کے قریب اور
ملکون مین فروخت ہوتے ہین۔ فرانس کے تاجر ہر سال مال
تجارت بکثرت لیجاتے ہین ۱۸۷۶ء مین ترکون نے اس ملک

کر فتح کیا تھا شہر مین ایسا غدر ہوگیا تھا کہ ترکون کی یہان
کوئی سنتا ہی نہ تھا پھر ۱۸۱۵ء ایک بلوہ عام ہوگیا اس سے
صاف ظاہر ہی کہ اہل صربیا روم کے امن مین ہمیشہ خلل انداز
ہوے ہین (مانٹی نگرو) یعنے کوہ اسود) رقبہ کل ۱۹۰۰
میل مربع آبادی صرف ۱۱ لاکھ بڑے سے بڑے شہر مین در
بارہ سو دیون سے زیادہ نہین ہین باشندے بڑے طاقتور
جری اور دلیر ہین انکی دلیری کا حال اظہر من الشمس ہے ترکون
سے ایسا جوانمردانہ مقابلہ کیا کہ جس قدر زیادہ تعریف لیجیے
کم ہی ترکون نے انکو بارہا دبانا چاہا مگر ہر بار رزک پائی اگر جنگ
مین کوئی سپاہی زخم کے سبب سے چل نہ سکتا ہو تو اور لوگ
فوراً اسکا سر خود ہی کاٹ ڈالینگے اور جو کہین غنیم کا سر ہاتھ
آیا تو گویا تمغاے شجاعت پایا۔ کہو پری سالہاے سال
بطریق یادگار رکھہ چھوڑتے ہین آزادی پر جان دیتے
ہین اور اپنے ملک کا بچانا فخر عین اور فرض عین تصور
کرتے ہین (کوہ بلقان) روم کی حفاظت کے لئے
دریاے ڈنیوب کے بعد ایک قدرتی شہر پناہ ہی اسکی بلند
ترین چوٹی چھ ہزار تین سو پچانوے فٹ بلند ہی مشرقی
حصہ جو بحیرۂ اسود کے قریب ہی صرف ۱۸۰۰ سو میل بلند ہی
اسطرف سے البتہ غنیم بآسانی گذر کر سکتا ہی۔

مژدہ یک تازہ ہم سناتے ہین

قصبہ گیرایہ ضلع مظفر نگر سے یہہ خبر صحت اثر آئی کہ مقام مذکور
مین پندرہوین ذیقعدہ کو ایک شخص ہندو قوم لودھی معہ زوجہ
و دو دختر و یک پسر مولوی شہاب الدین صاحب سے

مربی مدرسہ اسلامی کی خدمت شریف مین انکر بصدق قال
اسلام سے مشرف ہوا اور نام اسکا عبداللہ رکھا گیا۔ چند
اسکے اقربا و احبا نے اسکو منع کیا اور بہت کچھ طمع دنیوی
دی مگر اسنے نمانا اور صاف اسلام کی حقانیت اور بطلان
دوسرے مذاہب کا بیان کیا۔
اور اسی شہر مین بمقام محلہ انصار ایک ہندو قوم کا مالی موسوم
عبدالرحمان صاحب کے جناب مین حاضر ہوکر بتصدیق تمام
اسلام لایا اور نام اسکا کریم بخش رکھا گیا۔ کارپنڈ پانی پت

روم و انگلنڈ

اخبار لندن ٹائمس مین بحوالہ نامہ نگار مقیم پیرس کے لکھا ہی
کہ ایشیاے کوچک مین جو روسیون کی ترقی ہو رہی ہی
سواس سے سراسر گورنمنٹ انگلنڈ کا نقصان متصور ہے
چنانچہ مدحت پاشا نے ایک روز مسکراکر کہا کہ ایشیاے کوچک
مین روسیون کی ترقی سے گورنمنٹ ترکی کا کسیطرح کا
کوئی نقصان متصور نہین لیکن جو نقصان ہوگا وہ صرف
انگریزون کا ہوگا۔

لنڈن ۱۱ دسمبر جو خبر اب چھپنا کی بابت آئی ہی اوسسے
معلوم ہوا کہ غازی عثمان پاشا نے روسی مورچون کو جو دیدنی کی
طرف تھے توڑنے کے لئے کوشش کی تھی مگر دشمن کی فوج نے اسکا
مقابلہ آگے اور پیچھے سے کیا ہر چند عثمان پاشا نے بڑی بہادری سے
مقابلہ کیا مگر مجبور ہوکر واپس ہوا اور اسکی تمام فوج گرفتار ہوگئی
اس بات کے پیشتر عثمان پاشا نے اوس لائن کا محاصرہ توڑنے
کیواسطے کوشش کی تھی قلعہ کی فوج اول ہی سے فاقہ و بھوک سے مر رہی تھی

منشور کے ستری سب | دیکھن ہر اعور سے یہہ مطلب

انسان کو خدا نے اسبات پر مجبول کیا ہی کہ جلب نفع مین سعی اور دفع مضرت مین کوشش کرے۔ چنانچہ ہر انسان کا یہی معمول ہی اگر انسان بسبب عدم غور و تامل کے نفع حقیقی کو جس سے دنیوی و دینی عمدہ نتایج و ثمرات حاصل ہوا کرتے ہین اپنا نفع حقیقی خیال نکرکے اسکے طرف متوجہ ہوتا ہی کہ جسکا نفع نہ دنیا مین کامل ہی اور نہ اخرت مین۔ چنانچہ آسایش تنی کے لوازم جو غیر از ماکول و مشروب ہین اسپر دلالت کرتے ہین جب انسان عقل سلیم و فطرت مستقیم سے اپنے عمدہ نفع مند امر مین غور کریگا تو بجز دینی نفع کے جسکا فائدہ دنیا و اخرت مین کامل ہی اور کوی امر اتنا سود مند نپائیگا جب ایسے عمدہ نفع مند امر مین کوئی ایک ایسی مضرت کہ جس سے اسکے پورے پورے نتایج حاصل نہو سکین اسکو لاحق ہو جاوے تو کیا کچھ سعی اس مضرت کے دفع کرنے مین کرنی چاہیئے اگر عالی ہمتی سے اور کچھ نکرین تو اتنا کرین جو اپنے امور معاش کے مضرت لاحقہ کے دفع مین کیا کرتے ہین۔ اگر اتنا بھی نہو تو کیونکر خیال کیا جائیگا کہ اہل دین کو دین کا پاس اور اہل اسلام کو ہمدردی اسلام۔ جب ہمارے مخالفون نے آفتاب نبوت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ہی خیالات وعندیات کے غبار مین پوشیدہ کر دینا اور رخسار اسلام پر غازۂ اعتراضات بیجا لگانا چاہا تو ہمنے بقاعدۂ دفع الضرر اہم من جلب النفع انکے اصل مقصود کے باطل کرنے اور آفتاب نبوت کو علانیہ چمکانے مین ایسی کوشش کی کہ جسکا نتیجہ ہمارے مشتری صاحبوان کے جناب پر روشن ہی ہمارا منشور اس دعوی پر ایک گواہ عادل۔ یہہ وہ منشور ہی کہ جسکے جواب دہی سے ہمارے مخالف عاجز ہو کر شب و روز اسکی موقوفی کے لئے دعائین کر رہے ہین۔ یہہ وہی منشور ہی کہ سب عندیات و خیالات مخالفین کو بخوبی رد کرکے اپنی حقانیت اسلام کی ظاہر کیا اور ہمارے مخالفون کے دلو پر آبلہ غم نکالا۔ یہہ وہی منشور ہی کہ اثبات ہر ایک دعوی اسلام کا کتب مخالفین سے کرکے انہین لاجواب کیا۔ یہہ وہی منشور ہی کہ جسکی خوبی اور بہتری کا چار چاچار دانگ عالم مین ایسے منشور کی ترقی واقع مین دین محمدی کی ترقی ہی۔ اور اس منشور کی امداد حقیقت مین امداد خدا و رسول ہی۔ ہم بدل شکریہ ان عالی ہمم حضرات کا کرتے ہین جو بنجوائے تعاونوا علی البر والتقوی اس منشور کی ترقی مین کوشش کی اور زر عطیہ و مبلغ سالانہ بلحاظ امداد منشور مرحمت فرمایا یجزاھم اللہ عنا خیر الجزاء مگر ہم کو یہہ تعجب ہی کہ بہت سے مشتریان منشور دور و نزدیک کے اسکے نتایج و فواید و وصول کے مقر ہوتے ہوے اب تک زر عطیہ تو کیا مبلغ سالانہ بھی مرحمت نفرمایا۔ ہم انکی دریا دلی و نیک نیتی سے یہہ خیال کرتے ہین کہ شاید ان بزرگوارون نے مطبع بحر الاسلام کو چندان احتیاج مند خیال نفرما کے مبلغ کے بھیجنے مین دیری فرمائی ہی۔ تمان مطبع بحر الاسلام تہی مستغنی ہو جائیگا کہ جب حضرات فیض آیات اپنی عالی ہمتی سے اسکی ترقی اور عطای مبلغ پیشگی مین ضرور کوشش فرماوینگے۔ اب تک بہت سا روپیہ مشتریون پر باقی ہی بعضون نے تو دو سال سے کچھ بھی عنایت نفرمایا اور بعضون نے ایک سال سے۔ تو اسکا سر انجام بخوبی کیونکر ہو سکے اور کسطرح وہ مستغنی بنے۔ اب میری التجا یہہ ہی کہ سال قریب الاتمام ہو چکا تصفیہ حساب کا ضروری امر ہی۔ جلد تمام و کمال باقی مبلغ منشور عنایت فرماکے مشکور فرماوینگے تا سال آیندہ منشور ایک ایسے عمدہ طور سے جلوہ گر عالم ہو کہ جسکے دیکھے سے آنکھون کو نور اور دل کو سرور آوے۔

ملہمہ سندہ کیف | محمد شریف مہتمم منشور محمدی

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین کارپردازان کے اہتمام سے چھپا

مرزا سلطان احمد صاحب طبع ہوا اور وہ ہمارے نظر سے گزرا۔ مرزا ممدوح
کی تحریر دلپذیر سے واضح ہوا کہ حضرات پوادر نے اعلان دیا ہی کہ
جو کوی دین عیسانی کی سچائی ثبوت کریگا دو سو روپیہ انعام مشن
سے دیا جائیگا۔ واہ واہ کیا خوب جب بیبل سے دین عیسانی
کی سچائی نپائی گئی اور مفسرین بیبل نے بہت سے زمین و آسمان
کی قیاسی ملائی اور کالے گورے پادریون نے بھی بہت تاویلات
لکھین پھر بھی بیبل سے دین عیسانی کی سچائی نہ ملی تو اب لاچار
ہو کر اور بیبل سے ہاتھہ اوٹھا کر بذریعہ اعلان کے سچائی دین
عیسانی کی تلاش کیجاتی ہی۔ سبحان اللہ شعر ؎ بعد مدت
کے جو وہ مقرر وعدہ خلافی کا ہوا منہ کھل گیا قفل دہن یار کا
جھوٹا ہو کر مرزا موصوف نے اپنی عبارت مین جو لکھا اچھا
لکھا مگر اس اعلان پر ہم بھی کچہ لکھا چاہتے ہین تاکہ دین عیسانی
کے سچائی کے رسالہ لکھنے والے کو معلوم ہو جاوے کہ دین عیسانی
مین سچائی نام تک نہین ہی وہان محض سراب ہی۔ بالفرض
اگر ہوتی تو بیبل سے زیادہ اور کون سچائی بتلاتا جب بیبل مین
سچائی کے طرف سے اندہہ ہے تو پھر سچائی اوسمین کہان سے
آویگی۔ اور خیر خواہان مشن کے لئے ہمارا یہہ آئیکل بہت مفید
ہوگا کیونکہ وہ اسکو دیکھکر اپنا روپیہ مفت ضایع نکرینگے کیا
باعث جب دین عیسانی کا اصول ہی نکما ہی اور بے بنیاد ہی
تو اوسمین سچائی کا پھل کیا خاک ہوگا۔ پس دین حق کی سچائی
چند اصول پر مبنی ہی جس دین مین وہ اصول سچای کے پای
جاوین وہی آفتاب کے مانند اپنے سچای پر روشن ہی۔ ۔ ۔
المختصر اب ہم دین عیسانی مین چراغ لیکر سچائی کو ڈہونڈتے ہیں
اور منصف مزاج صاحبون کو دکھاتے ہین کہ دیکھو تو دین عیسانی
مین سوا ظلمتکدہ کے سچائی کی روشنی کو سون تک نہین ہی ایضاً جو
مفت کا روپیہ برباد نکرو مصرعہ صبح امید تو از شام بہار اطلبہ
اور وہ اصول یہہ ہین (۱) دین حق کی یہہ پہچان ہی کہ اوسکی
تعلیم روحانی و جسمانی عقل سلیم کے موافق ہو۔ اور اوسمین جو
احکام کہون وہ سراسر سچائی پر مبنی ہون اس محل پر جب
عیسانی مذہب کے کتابون کو ٹٹولا جاتا ہی تو اوسکی تعلیم عقل
و نقل کے خلاف پای جاتی ہی بلکہ وہان کچہ اور ہی گل کہلا یا
نظر آتا ہی اور سچائی کی بو تک اور ہی۔ علی ہذا تمام انبیا اولیا اور
حکما اسپر متفق الرای ہین کہ واجب الوجود کی ذات مین دو کی
نہین اور خداوند کریم واحد لاشریک ہی۔ خلاف اوسکے
عیسانی مذہب مین تین خدا مقرر کئے گئے ہین جیسے کہ باپ
بیٹا روح القدس اور لطف یہہ پھر ایک مین تین اور تین مین
ایک ٹھہرایا گیا ہی اور تماشا یہہ ہی کہ اون تینون خداؤن کے
علیحدہ علیحدہ کام بھی تقسیم کر دیے گئے ہین۔ پہلے خدا کا کام
جہان کا پیدا کرنا دوسرے خدا کا کام نجات دینا کفارہ ہونا
تیسرے خدا کا کام انسان کو ایمان کے لئے مستعد کرنا اور سا و سپر
قایم رکہنا۔ اور اگر عیسائیون سے بذریعہ تحریر و تقریر کے
ان تینون خداؤن کا ثبوت نہ ہو تو سوا سکوت کے
اونسے کچہ بن نہین آتا۔ بعض بے وقوف عیسائیون نے ان
تین خداؤن کا ثبوت مسجد کے تین منبر اور مکانات کے تین
دروازون اور تین بار قول و قرار وغیرہ خرافات سے
بتلانا چاہا اور کمال مضحکہ دکہلایا جیسے عماد الدین کے تصنیفات

ہدایۃ المسلمین سے ثابت ہی - پادری ویری صاحب جیسے دانا نون نے
خطوط بنام جوانان ہند کے رسایل مین خدا کے تین حصے مقرر و معین
و مقرر کر دئے - حضرت مسٹر عبداللہ آتھم صاحب نے اپنے رسالہ
آرام آتمی مین لکھا کہ تعریف اوس خدا کی جو تین حصے رکھتا ہی اور
نے خدا کے حصے مقرر کئے - اسی طرح کسی صاحب نے کچھ لکھا کسی نے
کچھ الغرض خدا کو اپنی طرح تین تیرہ کر دکھایا - علاوہ اسکے بیبل
مین خدا کے عجیب و غریب اشکال درج ہین - کہین کبوتر کے صورت
اور کسی جگہہ آتش کے شعلے اور کہین جھکڑ ہوکر چلنا اور کہین آدمی
بنکر پیدا ہونا کہین کشتی کرنا اور فرشتون کے صورت وغیرہ بنجانا
اور کفارہ ہوکر صلیب پر چڑہنا اور مرجانا اور پھر زندہ ہونا
اور قبر کا عذاب اوٹھانا سبحان اللہ جس مذہب مین خدا کے
یہہ صورت ہو تو اوسمین سچائی کا ہونا معلوم - (۲) دین
حق مین نیکی و بدی اور حرام و حلال کی تمیز ہونی چاہئے جو کتب
اسمانی ہین سب کے سب اسطرح کے احکام سے معمور ہین برعکس
اسکے کتب نصاری مین ان باتون کا نام تک نہین ہی وہان
کھانا پینا دل پر منحصر رکھا گیا ہی اور کہا گیا ہی کہ قصابون کے
دوکان مین جو بکتا ہی بے تمیز لو اور کھاؤ اور حضرت پولوس
فرماتے ہین کہ پاکون کو سب کچھ پاک ہی اور یہہ بھی لکھا ہی کہ
کھانا پینا کچھ خدا کی بادشاہت مین داخل نہین کرتا اور نہ
ہٹاتا ہی - شراب ہمیشہ سے حرام چلی آئی ہی اور اسکا پینا
کتب آسمانی مین منع گیا گیا ہی برخلاف اسکے جناب مسیح نے
شراب کے خم کے خم بنا کر لوگون کو پلائی - اور فی زمانہ قوم نصاری
مین جسقدر اسکا دور دہی اور کہین نہین ہی - اور خدا تعالے

کے پاک شریعت کے بارہ مین انا جیل مین لکھا گیا ہی کہ جو کوئی
شریعت پر ہمرد سار کہتا ہی وہ لعنتی ہی اور یہہ بھی لکھا ہی کہ
خدا نے ہمین شریعت کی لعنت سے چھوڑایا - اور سننے جناب
پولوس صاحب نے جھوٹ بولنا اور بھلائی کے بدلے برائی کرنی
بھی مذہب مسیحی مین جایز کر دی ہی چنانچہ رومیون کے ۳ باب ۷
ورس سے ظاہر ہی - تمام انبیا کو اناجیل مین ڈاکو اور چور لکھا
گیا ہی اور غیر معصوم سمجھا گیا ہی اور یہہ بھی لکھا ہوا ہی کہ ہر
کوئی آگ مین تمکین کیا جائیگا - اور صاف لکھا ہوا ہی کہ کوئی
نیک نہین بلکہ ایک بھی نہین اور طرحطرح کے عیب اور الزام انبیا
پر بیبل مین تھوپی گئی ہین جنکا اظہار بیان بے ادبی مین داخل ہی
جسکا دل چاہے بیبل کو پڑھ کر دیکھہ لے الحاصل کوئی بات
سچائی کی مذہب عیسائی مین نظر نہین آتی پس جب خدا کی شریعت
جو انسان کو نیک و بد کامون سے آگاہ کرے اور حلال و حرام
مین تمیز بتلائے اوسکی دین عیسوی مین یہہ صورت ہی جسکو ہم
اوپر لکھہ آئے ہین اور پھر اوسمین انسان سچائی کس بات کی
ڈھونڈے - ہان اگر کوئی لالچی پولوس کے نقش قدم پر چلکر
جھوٹ کے سبب خدا کی سچائی ظاہر کرنے کے لئے کوئی اس بارہ
مین رسالہ لکھے جیسے آیات متذکرہ بالا سے پولوس کا قول ہی
تو وہ گویا پولوسی مذہب کا ہیرو سمجھا جائیگا - ہمارے دوسرے
اصول سے سب کو روشن ہوگیا کہ دین عیسائی مین سچائی عنقا ہی
(۳) اصول نجات کا - اسمین عیسائیون کا عقیدہ ہی کہ صرف
مسیح کے خون سے نجات ہی اعمال صالح کچھ کام نہین آتے
حالانکہ یہہ عقیدہ عیسائیون کا کتب آسمانی کے بالکل برخلاف

ہی کیونکہ کتاب حزقیل باب ۱۸ ورس ۲۰ مین لکھا ہی کہ وہ
جان جو گناہ کرتی ہی سو ہی مرگی بیٹا باپ کے گناہ نہ سہیگا اور نہ
باپ بیٹے کے گناہ سہیگا صادق کی صداقت اوسی پر ہوگی اور
شریر کی شرارت اوسی پر پڑیگی الخ اس آیت سے سب کو روشن
ہوگیا کہ کفارہ عیسائیون کا باطل ہی حقیقت مین اگر سچ پوچھو کہ
جب لوگ یہہ خیال کرینگے کہ کوی انسان گناہ سے بزعم فاسد
نصاری بچ نہین سکتا اور سب کے گناہ کی سزا مسیح کو مل چکی ہی
تو کہلے بندون سب گناہ کرینگے بلکہ گناہ کو گناہ بھی نہ سمجھینگے
حضرات عیسای جیسے آپ گناہگار ہین ویسے ہی وہ سب کو
گناہگار تصور کرتے ہین کوی متنفس اونکے الزام سے بچ نہین سکتا
حالانکہ گناہ ایک عارضی شی ہی مثلاً اج ایک آدمی شراب خور
اور زانی اور مجرم سرکاری اور تمام دنیا کا بدمعاش معروف
ومشہور ہے۔ کل ہم دیکھتے ہین کہ وہ بعصمت الطہارت معروف
ہی خاصہ پرہیزگار کتاب ہاتھ مین لئے وعظ کرتا پھرتا ہی۔
باپ صالح ہوتا ہی تو بیٹا حرامکار ہوجاتا ہی۔ آدم کے گناہ
سے ہمکو کچھ سروکار نہین جو گناہ کریگا بموجب آیت مذکورہ بالا
کے وہی سزا پائیگا۔ اور اناجیل مین بھی لکھا ہی کہ ایمان بغیر عمل
کے مردہ ہی پس اب سب کو معلوم ہوگیا کہ نجات اعمال صالح
پر منحصر ہی۔ اور عیسائیون کا کفارہ محض وہم وگمان ہی اب
ناظرین خیال کرین کہ جب نجات کا طریقہ عیسای مذہب مین
لزکون کی کھیل ہے اور جسقدر اناجیل کے احکام ہین وہ سب
کے سب مذبذب ہین اور اون مین کوی روحانی تعلیم نہین
ہے تو پھر اوس مذہب مین سچای کا کیا ذکر ہے

باقی آیندہ

مرزا موحد جالندہری۔

بقیہ مسئلہ طلاق

دلیل دویم مین پہلی دلیل مین صراحتاً اس امر کو بیان کر
آیا ہون کہ اکثر اتفاقی حالات باعث کسی نہ کسی امر بد کی کسی
دوسرے سے جسمین کچھ اوسکا تعلق ہو بدل جایا کرتے ہین چنانچہ
یہہ امر روز روشن کی طرح روشن ہی قابل توجہ نہین یہہ بات
ظاہر ہی کہ دنیا مین زیادہ تر عزیز اور موجب حصول فرحت
قلبی منجملہ ابنای جنس اگر کوی رشتہ ہی تو عورت خاوند کا رشتہ
ہی ہم ہر روز دیکھتے ہین کہ جب کسی شخص کی شادی ہوجاتی ہی
تو اگر اوس شخص شادی شدہ کی عورت منکوحہ کے ساتھ محبت
اور رابطہ زیادہ ہوجاوے تو باعث فرط محبت اکثر کرکے
اوسکو تعلقات مانع محبت سے کنارہ گیر ہونا پڑتا ہی یہانتک
دیکھا گیا ہی کہ اسی باعث ایک جزا بھاری تعلق جو امور مذہبی کا
جزو ما نا گیا ہی اکثر لوگ چھوڑ دیتے ہین وہ کیا ہی اپنی ماں اور باپ
کے حقوق کا کما حقہ ادا کرنا قطع نظر اس امر کے امور عامہ تو اکثر
کرکے صلاح اور مشورہ منکوحہ پر ہی منحصر ہوتے ہین ہر ایک امر کا
اتمام اوسی حضرت کی راے پر موقوف سمجھا جاتا ہی جس مین
اوسکی خوشی اور رضا ہو اوسی مین حضرت کی رضامندی متصور
ہی حقوق والدین اور اقربا کا ادا کرنا تو درکنار رہا اس
مخمصہ مین پھنسکر حقوق نفس بھی اچھی طرح سے ادا نہین ہوسکتے
بہرحال خواہش نفسیہ بھی اسیکے مرضی اور رای پر چھوڑنا عمدہ
سمجھا جاتا ہی گویا کہ زندگی کا مدار اور فرحت قلبی اوسکی
رضا پر موقوف ہی یا یون کہو کہ اوسکی مرضی عین اوسکی

ہی مرضی اور اوسکا حکم عین اوسکا ہی حکم ہی لیکن یہہ سب کچہ
کیون ہو کہ فریقین مین رشتہ اتحاد اور اتصال قایم ہی اگر ایک
ذرہ بھر اسمین نقص واقعہ ہو تو سب کچہ اودنگ پر آجاوے
کہان کی وہ فرمانبرداری اور کہان کی تعمیل احکام - ایک تو
شادی کرنے سے امور متذکرہ بالا جن کا حاصل زندگی کا عمدہ
طرح سے بسر کرنا اور حصول فرحت قلبی ہی حاصل ہوتا ہی -
اور دوسری اسکا برعکس یعنے عدم حصول فرحت قلبی اور بری
طرح سے زندگی کا گذرنا - یہہ کیون کر کہ اپنی منکوحہ کے ساتھہ
بباعث صدور افعال شنعیہ اور اقوال رزیلہ اور اطوار قبیحہ
پوری طور سے وہ رشتہ کہ جس کو رشتہ محبت یا یون کہو کہ اصول
زندگی اور موجب فرحت دلی کہتے ہین قایم نہ ہو جب یہہ ہوگا
تو ضرور اور لابدی اوقات اور حالات انسانی مین ایک
بڑا بھاری انقلاب پڑے گا - اس انقلاب کے باعث سے
زندگی انسان کو داغ لگ جائیگا یعنے جب اوسکی اوس
منکوحہ کے ساتھہ محبت اور رفاقت نہ ہوگی - تو ضرور ہی کہ
اصول شادی کے خلاف ہو (یعنے اصول نکاح) اصول نکاح
یہہ ہی کہ ہر ایک آدمی اپنی منکوحہ کے ساتھہ اپنی سب
حالات خوشی اور غمی اور علی ہذا القیاس منکوحہ مرد کے ساتھہ
اور اور امور خانہ داری مین معاون اور مددگار رہین اور ترقی
نفس بھی اصول نکاح مین داخل ہی تو یہہ کل امور مذکورہ بالا
عمدہ طرح سے اوسوقت سرانجام پا سکتے ہین کہ جب جانبین مین
پورے طور سے رشتہ محبت قایم ہو اگر یہہ نہوگا تو وہ ہی ہر
روز کے لڑائی اور فساد اور تزاید عناد جانبین کے شامل
حال رہیگا جس سے انسانی حالت اچھی اور عمدہ طور سے گذرنا
سمجھنا چاہیے کہ کسی انسان کی ایسی حالت ہونا گویا ایک بیمارئی
مہلک مین گرفتار ہونے کے ہی - اگر اوسکو اسی حالت پر چھوڑ
جاوے گا تو یقین ہی کہ تھوڑے عرصہ کو لاعلاجی کے باعث
اس جہان فانی سے گذر جائیگا لیکن اگر اوس کا محافظ وناصر
اور عقیل ہوگا تو کبھی ہو سکو اس حالت پر نہ رہنے دے گا
بلکہ فوراً اوسکے معالجہ مین مصروف اور مشغول ہوگا اور اوسکے
واسطے ایسے ایسے تجاویز اور تدابیر عمل مین لاوے گا کہ جس سے
کامل صحت کی امید ہو - پس اسی طرح پر حال ہی اوس شخص کا
جو اپنی عورت کے ہاتھہ سے بباعث صدور افعال رزیلہ بلب
جان ہوا ہی بلکہ اوس سے زیادہ جس طرح اوس مریض
کی لاعلاجی باعث ہی ہلاکت اور ازدیاد مرض کا - اسی طرح
اس کا حال ہی - اگر اسکی واسطہ اس کا محافظ جسکو شارع
کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہی کوئی تجویز اسکی خلاصی کی نہین
بتلاوے گا تو اس سے ایک تو وہ مریض جان بحق ہوگا
اور ایک شارع کی عقل اور حکمت کا اندازہ خوب معلوم
ہو جاویگا - غرضکہ ایسے وقت مین عقل ہی فتوا دیتی ہی
کہ باعث ضرر اور ہلاکت کو فوراً دور کیا جاوے یہہ ضرر ایسا ہی
کہ قطع نظر ہلاکت نفس کے کل سابق اور حال کے عزت اور
ننگ کو خاک مین ملا دیتا ہی پس اس کا دور کرنا عین موافق
قانون قدرت اور عقل سلیم ہی - وہ علاج کیا ہی کہ اوس
عورت قحبہ کو چھوڑ دیا جاوے تاکہ اوس مہلک مرض سے
خلاصی حاصل ہو - پس معلوم کرنا چاہیے کہ ایسے کا نام شارع

محمدیون نے طلاق رکھا ہی۔ جو لوگ علم اخلاق اور حکمت سے
کچھ واقفیت رکھتے ہین اونکو نکتہ شارع بخوبی معلوم ہوتا ہوگا
عیسائی یہہ بھی کہتے ہین کہ طلاق کا دینا گویا بے تہذیبی کو اختیار
کرنا اور اپنی عورت سے خود زنا کروانا ہی۔ مین کہتا ہون کہ
بیشک کسی مہلک مرض کا دور کرنا اپنے بدن کو ہلاک کرنا ہے
یا صحت دینا بان صاحب دیوث اور بے غیرت کو کہلاؤ لیکن بدکار
اور فاحشہ عورت کو اپنے آپ سے جدا نہ کرو۔ سبحان اللہ کیا
عمدہ تہذیب اور پاک روی ہی اپنے ہاتون سے عورت کا
فاحش کام کرنا تہذیب مین داخل۔ اور طلاق دینا بے تہذیبی
کیون نہ ہو جب کہ پولوسیون کے مشرب مین ہر ایک شی پاک ہی
تو اپنی لیڈی سے زنا کروانا کب ممنوع ہوگا مبارک ہو طلاق
دو۔ کسیون کے خاندون کو کیون برا کہتے ہو۔ جو جو عاقل
اور مین یورپ مین سے ہین اون سبھون نے طلاق کے
مسئلہ کو ایک نہایت عمدہ قانون حالات انسانی کے واسطے
مان لیا ہی۔ جیسا کہ اہالیان ملک فرانس۔ یورپین مین جو
کثرت زنا ہی یہان تک کہ فی صدی ۱۵ بچہ ولد الحرام
خاص دار الخلافہ لندن مین نالیون اور گڑھون مین پڑے
ہوے ملتے ہین وہ باعث عدم رواج مسئلہ طلاق ہی کیونکہ
عورت یعنے لیڈیان حضرات یورپین جانتے ہین کہ ہم
اگرچہ کتنی بدکاری اور زنا کاری کرینگے ہمکو کسی نے طلاق
تو دینا ہی نہین اسواسطے زنا کاری اور بدکاری کو
خوب رونق ہے فقط

یا تا بآئندہ
از گورداسپور

بقیہ دنیا کی پیدایش

تحریر بے نظیر جناب مولوی محمد سلیم اللہ صاحب فیض آبادی

دفعہ ۹۹ دیکھو یہہ وہی مضمون ہی کہ "خدا نے کہا کہ آسمان
کی فضا مین نیر ہون کہ دن اور رات مین فرق کرین الخ پیدایش
باب ۱ آیت ۱۴ سو خدا نے دو بڑے نور بنائے ایک نیر اعظم
جو دن پر حکومت کرے اور ایک نیر اصغر جو رات پر حکومت
کرے الخ **دفعہ ۱۰۰** کوئی یہہ کہے کہ آسمان کی گردش کیسی اسکا
تو کوئی جسمانی وجود نہین اسواسطے کہ اوسکی وجود پر تو کتب
کے نصوص قطعیہ ناطق ہین جسمانی ہو یا اور قسم کا اور اگر ہوا کی
فضا ہی کو مطابق ہیئت جدیدہ کے آسمان بولین یا سبع
سیارہ کو سبع سموات یا سبع طرایق سے اونکی چال اور
گردش کے دوایر مراد لیوین تو بھی کچھ قباحت اور مخالفت
نصوص قطعیہ کے نہوگی واللہ الہادی وعلیہ اعتمادی **دفعہ**

۱۰۱ پھر ایک اور جگہہ قرآن مین لکھا ہی۔ ان ربکم اللہ الذی
خلق السموات والارض فی ستۃ ایام ثم استوی علی العرش
سورہ یونس رکوع ۱۔ ترجمہ تمہارا رب اللہ ہی جسنے بنائی
آسمان اور زمین چھ دن مین پھر قایم ہوا عرش پر تدبیر کرتا کام
کی پھر اوسی جگہہ لکھا ہی۔ ہو الذی جعل الشمس ضیاء والقمر نورا
وقدرہ منازل لتعلموا عدد السنین والحساب۔ ترجمہ وہی ہی
جسنے بنایا سورج کو چمک اور چاند کو اوجالا اور ٹھہرا دین اسکو
منزلین تو پہچانو گنتی برسون کی اور حساب **دفعہ ۱۰۲**
دیکھو یہہ وہی توراۃ کا مضمون ہی کہ "آسمان کی فضا مین
نیر ہون کہ دن اور رات مین فرق کرین اور وہ نشانون

اور زمانون اور دنون اور برسون کے باعث پیدائش ہے ب ۱
آیت ۱۴ اور چھ دن کا ذکر مجمل موجود ہی دفعہ ۱۰۳
عباسی مین ذیل ستہ ایام کے لکھا ہی کہ "من ایام اول الدنیا
اول یوم الاحد و آخر یوم الجمعة طول کل یوم الف سنة
ترجمہ یعنے دنیا کی پیدائش کے ایام مراد ہین جو یکشنبہ سے شروع
ہوکر جمعہ پر ختم ہوتے ہین اور ہر دن ہزار برس کا تھا لیکن
جلالین مین ہی کہ "من ایام الدنیا ای فی قدرها لانه لم یکن
ثم شمس ولا قمر ترجمہ یعنے دنیا کی معمولی دن مراد ہین اور چونکہ
وہان آفتاب ماہتاب نہ تھا تو دن کے مقدار مدت مراد ہی
نہ طلوع و غروب آفتاب اور حسینی بھی اسیکو اختیار کیا ہی کہ
در مقدار شش روز از ایام دنیا دفعہ ۱۰۴ ایسے تورات
مین چھ دن کا علی الترتیب مفصل بیان ہی ویسا یہان نہین
ہی لیکن بعض باتین قرآن مین ایسے مفصل مذکور ہین کہ ویسی
تفصیل تورات وغیرہ مین نہین ملتی مثلاً اسی پیدائش دنیا
کی متعلق سورہ رعد کے اوایل مین لکھا ہی کہ "وہو الذی
الارض وجعل فیها رواسی وانهارا ومن کل الثمرات
جعل فیها زوجین اثنین یغشی اللیل النهار - وفی الارض
قطع متجاورات وجنات من اعناب وزرع ونخیل صنوان
وغیر صنوان یسقی بماء واحد ونفضل بعضها فی الاکل -
ترجمہ اور وہی ہے جسنے پھیلائی زمین اور رکھی اسمین بوجھ
اور ندیان اور ہر میوے کی رکھی اوسمین جوڑی دوہری
ڈھانکتا ہی دن پر رات اور زمین مین کئی کھیت ہین ملے
ہوے اور باغ ہین انگور کے اور کھیتی اور کھجورین جڑ ملی اور

بن ملی باتے ہین ایک پانی اور ہم زیادہ کرتے ہین ایک کو ایک
سے میوے مین دیکھو یہہ تفصیل تورات کے تیسرے دن کی آیات
مین جنمین پیدائش زمین کا ذکر ہی اصلا موجود نہین ہی دفعہ
۱۰۵ امر حق یہہ ہی کہ بعض بات قرآن حدیث مین مجمل ہے
کتب مقدسہ مین مفصل اور بعض بات کتب مقدسہ مین مجمل ہی
قرآن حدیث مین مفصل چنانچہ اکثر امور معاد اور حشر بات
وغیرہ اور بعض باتین ایسے ہین کہ نہ قرآن حدیث سے کچھ ٹھیک
حال معلوم ہو سکتا ہی نہ کتب مقدسہ سے مثلاً قیامت کا سنہ
وسال یا موسی کے قبر یا زمین کے بہشت یعنے باغ عدن یا
مدت سکونت آدم وحوا در بہشت اور اور بہت سے باتین ہین
جیسا مسلمانون کے یہان شب قدر یا معراج جسم سے تھا یا
محض روح سے یا آدم والی بہشت آسمان پر تھے یا زمین پر
یا ابراہیم اسحاق کو ذبح کرنے کو تھے یا اسمعیل کو وغیرہ وغیرہ
دفعہ ۱۰۶ مثلاً لکھا ہی "ہم لوگون کو کچھ خبر نہین کہ آدم اور
حوا بیگناہ ہوکے باغ عدن کے عیش مین کب تک ہی" دیکھو
احوال یہود مترجمہ بزبان اردو از انگریزی
صاحب بہ اعانت پادری گلین صاحب دفعہ ۱۰۷ -

ان عدة الشهور عند الله اثنا عشر شهرا فی کتاب الله یوم خلق
السموات والارض منها اربعة حرم ذلک الدین القیم فلا
تظلموا فیهن انفسکم الخ سورہ توبہ رکوع ۵ ترجمہ مہینون کی گنتی
اللہ پاس بارہ مہینے ہین اللہ کے حکم مین جسدن پیدا کئے آسمان
اور زمین ان مین چار مہینے ادب کے ہین ہی سیدھا دین سو
ان مین ظلم نکرو تم دیکھو تو بات سے یہہ بات معلوم ہوتی ہے

دفعہ ۱۰۸ پھر قرآن مین لکھا ہی۔ اللہ الذی خلق السموات والارض وما بینہما فی ستۃ ایام ثم استوی علی العرش (ترجمہ اللہ جسنے بنای آسمان اور زمین اور جو اونکے بیچ ہی چھہ دن مین پھر لکھا ہی،، ولقد خلقنا السموات والارض وما بینہما فی ستۃ ایام وما مسنا من لغوب (سورہ ق رکوع ۲ ترجمہ اور ہمنے بنائی آسمان اور زمین اور جو اونکے بیچ ہی چھہ دن مین اور ہمکو نہ آئی کچھ ماندگی) دیکھو توراۃ سے یہ مطلب نہین ثابت ہوتا ہی بلکہ اوسمین لکھا ہی،، اور خدا نے ساتوین دن اپنے کام کو جو کرتا تھا پورا کیا اور ساتوین دن اپنے سارے کام سے جو کرتا تھا فراغت پائی ۳ اور خدا نے ساتوین دن کو مبارک کیا اور اوسے مقدس ٹھہرایا اسلئے کہ اوسنے اپنے سب کام کے جو خدا نے کیا اور بنایا تھا اوسی دن فراغت پائی دیکھو صاف اس سے یہ تھکای اور درماندگی خواہ تعطیل صانع یعنے معطل ہو جانے کی آتی ہی جو قرآن سے دفع ہو جاتی ہی کیونکہ پیدایش دنیا کے ساتھہ یہہ بھی بتلایا ہی کہ خلق السموات والارض فی ستۃ ایام ثم استوی علی العرش یدبر الامر (سورہ یونس رکوع ۱ ترجمہ بنائی آسمان اور زمین چھہ دن مین پھر قایم ہوا عرش پر تدبیر کرتا کام کی دفعہ ۱۰۹ بعد پیدایش دنیا کے استوا علی العرش یعنے عرش پر قایم ہونے کا کچھہ ذکر توراۃ مین نہین ہی جیسا تدبیر کام کا کچھہ ذکر نہین دفعہ ۱۱۰ پھر قرآن مین لکھا ہی کہ۔ ما خلقنا السموات والارض وما بینہما لاعبین ۰ ما خلقنا ہما الا بالحق ولکن اکثر ہم لا یعلمون ۰ ان یوم الفصل میقاتہم اجمعین ۰ (سورہ دخان رکوع ۱ ترجمہ اور ہمنے جو بنایا آسمان اور زمین اور جو اونکے بیچ ہی کھیل نہین بنایا اونکو تو بنایا ہمنے ٹھیک کام پر پر بہت لوگ نہین سمجھتے تحقیق فیصلے کا دن وعدہ ہی اون سب کا

دفعہ ۱۱۱ دیکھو یہہ مطلب توراۃ سے اصلا نہین معلوم ہو سکتا کیونکہ یہان سے ظاہر ہو گیا کہ آسمان زمین اور اونکے مابین کے مخلوقات کی پیدایش سے مقصود یہہ ہی کہ قیامت کو اون سب کا انصاف اور عدالت ہوگی حالانکہ توراۃ موسی مین قیامت کا مطلق ذکر نہین ہی اور جو مسلمان تحریف لفظی کے قایل ہین اونکو گمان ہی کہ یہود نے جب ترجمہ بطلمیوس ثانی یعنے حکم بطلمیوس یونانی کے عہد مین کیا ہی تو چونکہ یونانی قیامت کے منکر تھے اوسکی مداہنت اور خوشامد کے سبب ایات متعلقہ قیامت کو اصل توراۃ مقدس سے نکال ڈالا ہی واللہ اعلم وعلمہ احکم دفعہ ۱۱۲ اوپر سے ہمارا بیان یہہ چلا آتا ہی کہ ستۃ ایام تو قرآن مین بہت جگہہ وارد ہی الا اوسکی تفصیل جیسے توراۃ سے ملتی ہی ویسی قرآن و حدیث سے نہین ملتی اگرچہ قرآن حدیث مین تفصیل مذکور کی تصدیق کی ہی لیکن واضح رہے کہ ایک جگہہ قرآن مین ایک قسم کی تفصیل بھی نازل ہی چنانچہ سورہ حم السجدہ رکوع ۲ مین لکھا ہی،، قل انکم لتکفرون بالذی خلق الارض فی یومین وتجعلون لہ اندادا ذلک رب العالمین ۰ وجعل فیہا رواسی من فوقہا وبارک فیہا وقدر فیہا اقواتہا فی اربعۃ ایام سواء للسائلین ۰ ثم استوی الی السماء وہی دخان فقال لہا وللارض ائتیا طوعا او کرہا قالتا اتینا طائعین ۰ فقضہن سبع سموات فی یومین واوحی فی کل سماء امرہا وزینا السماء الدنیا بمصابیح

(حفظا ذلک تقدیر العزیز العلیم) ترجمہ تو کہہ کیا تم منکر ہو اوسکے
سے جسنے بنائی زمین دو دن اور برابر کرتے ہو اوسکے ساتھ اور دو نکو
وہی رب جہان کا اور رکھی اوسمین بوجھ اوپر سے اور برکت
رکھی اونکی اندر اور ٹھہرائین اوسمین خوراکین اوسکی چار دن مین
پورے بوجھے والون کو پھر چڑھا آسمان پر اور وہ دھوان ہوا
تھا پھر کہا اوسکو اور زمین کو آؤ دونو خوشی سے یا زور سے
وہ بولے ہم آئے خوشی سے پھر ٹھہرائے وہ سات آسمان
دو دن مین اور اوتارا ہر آسمان مین حکم اوسکا اور رونق دی
نیچے والے آسمان کو چراغون سے اور نگہبانی سے یہہ ساد ہاے
زبردست خبردار کا - باقی آیندہ

مقامات جنگ

بعض شایقین اخبار جو جغرافیہ کو نہین جانتے اونکو مقامات
جنگ روم و روس اور کیفیت لڑائی کے سمجھنے مین کسیقدر دقت
ہوتی ہی اسلئے بعض اون ملکون اور صوبون و بندرون
کا حال مختصر طور پر ہدیہ نظر ناظرین کیا جاتا ہی جہان اسوقت
بڑے زور شور سے لڑائی ہو رہی ہی - واضح ہو کہ سلطنت ترکی
یعنے روم دو براعظمون یوروپ اور ایشیا مین واقع ہی ایک
کو ایشیاے ترکی کہتے ہین - اور دوسرے کو یوروپی ترکی - یورپی
ترکی یعنے وہ حصہ سلطنت روم کا جو فرنگ مین واقع ہی دس
حصون پر منقسم ہی (رومیلیا) بلگیریا) سرویا) طویہ) مانٹی نگرو
(باسینا) ہرزیگوینا - البانیا - مالدادیہ) ولاشیا - ایشیاے
روم کے یہہ حصے ہین - ایشیاے کوچک - آرمینیا - قردستان
فلسطین - اسیریا - عراق عربی - ایشیاے کوچک مین اناطولی

قرمانیا - اور شام بھی شامل ہین - (قارص) ایک
نہایت ہی مستحکم قلعہ ملک آرمینیا کی دارالسلطنت ارض روم
پچاس کوس کے فاصلہ پر جانب شمال و مشرق واقع ہی - طرابزون
یہان سے سو سوا سو میل بجانب جنوب بحر اسود کا ایک مشہور بندر ہی
قصبہ قارص مین چودہ پندرہ ہزار آدمی کی آبادی ہی یہہ قلعہ
ہی زرخیز اور شاداب ہی تجارت بھی خوب ہوتی ہی مگر
کے متواتر حملون سے کم ہوتی گئی - ۱۹ - صدی کے اوایل مین روس
اسپر قابض ہو بیٹھے مگر پھر بھاگ گئے اس تغیر و تبدل سلطنت
سے قارص کی آبادی اور تجارت دونون برباد ہو گئین ۱۸۵۵ء
مین رومیون نے پھر قارص کا محاصرہ کر لیا - ترکون نے اپنی شجاعت
اور کرنل ولیمز کی تجربہ جنگ سے خوب بچایا مگر آخر کار روسی غالب
آئے - ور ۱۲ ستمبر ۱۸۵۵ء مین ترکون کے قبضہ سے نکل گیا تھا
رومیون نے اسپر استمراری قبضہ نہ کیا - اب پھر روسی اوسپر
قابض ہوے ہین - یقین ہی کہ دلیران ترک بہت جلد واپس
لے لینگے - (ارض روم) دارالسلطنت ارمینیا ہی
اس شہر مین ایک نہایت ہی مستحکم اور سنگین قلعہ ہی مکانات
کچی بہت ہین - خشتی کم - بازار تنگ سابق مین تجارت کی گرم
بازاری تھی لیکن جب سے عیسائی تاجر روس مین جا بسے تب سے
سوداگری کا بازار کسیقدر سرد ہی کشمیر سے پشمینہ اور فارس سے
ریشم قنبا کوا مدنیل چادل اور روی اب بھی بکثرت آتی اور فروخت
ہوتی ہی ارض روم کی وجہ تسمیہ یہہ ہی کہ اسکے مشرق مین تھوڑے
ہی فاصلہ پر اروزان ایک بارونق اور آباد شہر تھا لیکن
سلاطین سلجوقیہ نے اوسے اجاڑ کر اسے بسایا - اس سے پیشتر ارض